3619-تفریح کے لیے بیوی ٹی وی کا مطالبہ کرتی ہے

سوال

میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ گھر میں ٹی وی داخل نہیں کرونگا، اور نہ ہی مجھے ٹی وی کی کوئی رغبت ہے، میں شادی شدہ ہوں، میری بیوی چھوٹی عمر کی ہے، اور میں ملازمت پر جاتا ہوں تو وہ گھر میں اکیلی ہوتی ہے اس کی مشغولیت کی کوئی چیز نہیں، نہ تو ہماری اولاد ہے اور نہ ہی بیوی کو رغبت ہے، کیونکہ وہ دینی علم اور قرآن کا علم حاصل کرنے میں وقت بسر کرتی ہے، اور فارغ رہنے سے وہ بہت زیادہ تنگ آ چکی ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں شیطان اس کو ورغلا نہ دے ؟

پسندیدہ جواب

سبحان اللہ معاملہ کہاں تک جا پہنچا کہ ایک مسلمان عورت کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ اپنا وقت کیسے بسر کرے، اور اللہ تعالی کی اس وقت جیسی نعمت کو عبادت و اطاعت اور اللہ کے ذکر سے بھر کر پورا کرے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس پر متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور اللہ وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا، اس شخص کی نصیحت کے لیے جو نصیحت حاصل کرنے یا شکر گزاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہو} الفرقان (62).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" پانچ کو پانچ سے قبل غنیمت جانو : اپنی زندگی کو اپنی موت سے قبل، اپنی صحت کو بیماری سے قبل، اور اپنی فراغت کو مشغول ہونے سے قبل، اور اپنی جوانی کو بڑھاپے سے قبل، اور اپنی مالداری کو فقیری سے قبل "

اسے حاکم نے روایت کیا ہے، اور یہ صحیح الجامع حدیث نمبر (1077) میں مذکور ہے.

بہت افسوس ہے کہ مسلمان شخص کو ٹی وی سکرین کے سامنے بیٹھ کر کفریہ اور شرکیہ، اور گانے بجانے اور موسیقی جیسی برائی پر مشتمل پروگرام دیکھنے کے علاوہ کچھ نہیں مل سکتا، جس سے وہ وقت بسر کر سکے ؟

اس تکلیف دہ چیز کو دیکھنے والا شخص حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تطبیق پاتا ہے، جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" دو نعمتیں ایسی ہیں جس میں بہت سارے لوگ خسارے میں رہتے ہیں، ایک تو صحت و تندرستی اور دوسری فراغت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5933).

اس لیے اس عوت کو بڑے پیارے اور احسن انداز میں نصیحت کرنا ضروری ہے، اور اسے بڑے لطف سے وعظ کریں اور اللہ کی یاد دلائیں، اور یہ بیان کیا جائے کہ وہ اس دنیا میں کس لیے پیدا کی گئی اور زندگی کا مقصد کیا ہے، ذیل میں ہم چند ایک مفید مشورے اور تجاویز پیش کرتے ہیں جس میں مباح اشیاء کے ساتھ سیر و تفریح اور دل بہلایا جا سکتا ہے :

1-اذکار و دعاء، اور نوافل اور تلاوت قرآن اور روزے پر مشتمل مختلف عبادات بجالانا، اور اللہ تعالی کی نشانیوں اور آیات و نعمتوں میں سوچ وبچار اور غور و فکر کرنا.

2-جس ملک اور علاقے میں وہ رہتی ہے وہاں کی مسلمان عورتوں کے کسی قضیہ اور معاملات کا خیال کرنا : مثلا مسلمانوں کی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا، اور اسلامی میگزین اور رسالوں میں اسلامی مضامین اور سروے اور مفید قسم کی معلومات جن کا یورپ میں مسلمانوں کو فائدہ ہو لکھ کر معاونت کرنا.

اور اسی طرح خیراتی منصوبہ جات یعنی یتیموں اور بیوگان کی دیکھ بھال اور طلاق شدہ اور بوڑھی مسلمان عورتوں کو سہارا دینا، اور عیدین اور دوسرے اجتماعات، اور فقراء مسلمان کی لڑکیوں کی خوشی جیسی محافل کا انتظام کرنے والی کمیٹی میں شرکت کرنا.

3-نیک اور صالح قسم کی سہیلیاں بنانا کرا کٹھے ہونا، اور اچھے پڑوسیوں سے میل جول رکھنا.

4-اسلامی کتب کا مطالعہ کرنا، اور خاص کر عام اور بہترین قصے پڑھنا.

5-اسلامک سینٹر میں منعقد ہونے والے عورتوں میں دعوتی پروگرام اور عورتوں کی دوسری مصروفیات اور بچوں کی تربیت میں شامل ہونا.

6-دینی کسیٹیں اور لیکچر سننا، اور اس کی خلاص کر کے لوگوں میں تقسیم کرنا تا کہ وہ اس سے مستفید ہوں.

7-ٹیکنیکل کام کر کے، اور خیراتی مقصد سے کوئی چیز تیار کر کے فروخت کرنے کے بعد اس قیمت اور نفع اسلامک سینٹر میں دینا.

8-مفید قسم کے پروگرام اور کمپیوٹر رکھنا، یہ بہت وسیع دائرہ رکھتا ہے جس سے اسلامی معلومات وغیرہ حاصل ہو سکتی ہیں، اور کئی قسم کی اچھی اشیاء تیار کر کے سرمایہ کاری بھی کی جا سکتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مباح قسم کی گیمز سے تفریح بھی کی جا سکتی ہے.

9-کپڑے سلائی، اور کڑھائی کرنا، اور سویٹر وغیرہ بننا.

10-کھیتی باڑی کرنا.

11-گھریلو ایکسر سائز کرنا.

سب حالات میں آپ پر واجب ہوتا ہے کہ آپ ہر قسم کے اس دباؤ کا مقابلہ بڑی دلیری سے کریں جو آپ کے گھر کو خراب کرنا اور اس میں شر پھیلانے کا باعث بنے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بیوی کو نیک و صالح اولاد دے، اور اس کے اوقات کو بچے کی تربیت سے بھر دے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.